श्री सद्गुरु देवाय नमः

شری پرم ہنس ادویت مت کا

ماہوار رسالہ

آنند سندیش

شری پرم ہنس ادویت مت پبلیکیشن سوسائٹی

شری آنندپور

DECEMBER, 1997

شری ستگورو دیوائے نمہ

ماہوار رسالہ آنند سندیش شری آنندپور

جلد نمبر : ۴۵
نمبر شمار : ۱۲

مالک
شری پرم ہنس ادویت مت
پبلیکیشن سوسائٹی
شری آنندپور

دسمبر ۱۹۹۷ء

سالانہ چندہ ۳۶/ روپے
فی پرچہ -/۳ روپے

فہرست مضامین

بدیش کیلئے سالانہ چندہ	بذریعہ سمندری ڈاک	بذریعہ ہوائی ڈاک
پاکستان	۷۲ روپے	۱۶۸ روپے
دیگر تمام ممالک	۹۶ روپے	۲۵۲ روپے

اونر، پرنٹر اور پبلشر شری پرم ہنس ادویت مت پبلیکیشن سوسائٹی شری آنندپور نے نیو لیتھو آرٹ پریس ۸۰۸۷ چھتہ لال میاں دریا گنج نیو دہلی سے چھپوا کر کاریالیہ آنند سندیش شری آنندپور ضلع گنہ مدھیہ پردیش سے شائع کیا

ایڈیٹر :- مہاتما دھیان امر آنند

شری ستگورو دیوائے نمہ

آنند سندیش کاریالیہ

پستکوں کا سوچی پتر

ہندی کی پستکیں

۱۔	شری پرم ہنس ادویت مت (امر جیوتی)	قیمت	-/۱۵۰
۲۔	آنند وِشرانت سندیش (پہلا حصّہ)	"	-/۴۰
۳۔	آنند وِشرانت سندیش (دوسرا حصّہ)	"	-/۴۰
۴۔	بھگتی بھوبھاگیہ	"	-/۴۰
۵۔	سار اُپدیش	"	-/۲۵
۶۔	امر اُپدیش	"	-/۳۵
۷۔	بھگتی رتن	"	-/۳۵
۸۔	بھگتی ساگر	"	-/۲۵
۹۔	آنند رامائن (پہلا حصّہ)	"	-/۳۰
۱۰	آنند رامائن (دوسرا حصّہ)	"	-/۳۰
۱۱۔	سارتھی جیون	"	-/۳۰
۱۲۔	بھگتی رسائن	"	-/۲۵
۱۳۔	بھگتی دیپک	"	-/۲۰
۱۴۔	آنند گیتا	"	-/۲۰
۱۵۔	شانتی وچن بھنڈار	"	-/۲۰
۱۶۔	مانسک شانتی	"	-/۲۰

		قیمت
۱۷۔	شکشا پرد کتھائیں	۸/-
۱۸۔	پریم شبداولی	" ۸/-
۱۹۔	آنند شبد مالا (پہلا حصہ)	" ۸/-
۲۰۔	آنند شبد مالا (دوسرا حصہ)	" ۸/-
۲۱۔	آنند پشپانجلی	" ۸/-
۲۲۔	آنند رتن مالا	" ۸/-
۲۳۔	آنند بھجناولی	" ۸/-
۲۴۔	شری پرم ہنس ادویت مت (چھوٹا)	" ۸/-
۲۵۔	سہج ساگر	" ۴/-
۲۶۔	وچن ساگر	" ۳/-

انگریزی کی پستکیں

۱۔	شری پرم ہنس ادویت مت (امر جیوتی)	" ۱۵۰/-
۲۔	سار اپدیش	" ۳۵/-
۳۔	آنند رامائن (پہلا حصہ)	" ۳۰/-
۴۔	بھگتی ساگر	" ۳۵/-
۵۔	ڈیڈز ڈیزائن ڈیسٹنی (کرم یوگ)	" ۳۰/-
۶۔	ٹریزر آف سپریچوئل پیس	" ۲۰/-
۷۔	آنند گیتا	" ۲۰/-
۸۔	پیس آف مائنڈ	" ۲۰/-
۹۔	دی ماسٹرز بلیسنگز	" ۲۰/-
۱۰۔	کولیسٹ آف انٹرنل پیس	" ۲۰/-

۱۱- مائی سول　　قیمت　۱۲/-
۱۲- آور ڈیمپل ڈیوٹی　"　۸/-
۱۳- ٹیلز آف وِزڈم　"　۶/-
۱۴- ڈیوائن ریمز　"　۶/-
۱۵- دے ٹو اینلائٹن منٹ　"　۶/-
۱۶- شری پرم ہنس ادویت مت (امپرانجڈ ایڈیشن)　۶/-
۱۷- سپریچول جیمز　"　۴/-
۱۸- وچن سپیشڈ دی واٹرز　"　۴/-
۱۹- لو دائی سیلف　"　۱/-

سِندھی کی پستکیں

۱- شری پرم ہنس ادویت مت (گرنتھ)　"　۵۰/-
۲- شانتی وچن بھنڈار　"　۲۰/-
۳- آنند دائیک پشپ مالا　"　۱۰/-
۴- آنند پشپ مالا (دیوناگری لپی)　"　۸/-
۵- پریم پشپانجلی (دیوناگری لپی)　"　۸/-
۶- شری پرم ہنس ادویت مت (چھوٹا)　"　۶/-
۷- سہج ساگر　"　۴/-
۸- وچن ساگر　"　۳/-

ڈاک خرچ بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

پربندھک آنند سندیش کاریالیہ شری آنندپور ضلع گنہ مدھیہ پردیش

شری ستگورو دیوائے نمہ
شری پرم ہنس ادویت مت کا

ماہوار رسالہ آنند سندیش شری آنندپور
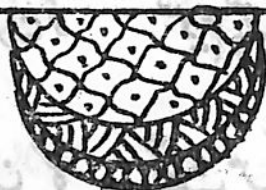
جلد ۲۵ ماہ دسمبر ۱۹۹۷ء مطابق ماہ پوہ سمت ۲۰۵۴ بکرمی نمبر ۱۲

شری گورو بندنا

دوہا

شری پرم ہنس گورو دیوجی سنتن کے سرتاج
سویکارو ہم بندنا گورو غریب نواز

شردہا سہت ہم بندنا چرن سرورہ مانہیں
جن چرنن کی چھاؤں میں سکھ سکل سکھ آہیں

پاد پدم گورو دیو کے بھو ساگر کے پوت
جن کی چرن شرن گہے سب ودھی منگل ہوت

پر اُپکار میں نرت ہیں سدا دِوس اور رات
جیووں کے دُکھ ہرن کو سویم ہیں کشٹ اُٹھات

وچن رشم سے گیان کا گھٹ میں کرت اجاس
جنموں کا اگیان تم پل ہیں کرت وِناس

بھو بکلے مو چن دُکھ ہرن ہیں سُکھ کے آگار
اپنی دیا سے ستگورو ہرت سکل وِکار

سُکھ دیویں دُکھ کو ہریں ستگورو دین دیال
اپنے سیوک کی پربھو سب وِدھی کریں سنبھال

سب سُکھ ستگورو شرن میں ٹھور نہ سُکھ کا اَنیہ
چرن شرن جو جن گہے تا کا جیون دھنیہ

سب ہی کھوجت سُکھ کو سُکھ نہ پاوے کوئے
من متی تج گُورمتی گہے پل میں سُکھیا ہوئے

جیوں کے کلیان ہت لیا سنت اوتار
سیوا بھگتی اور پریم کا کھول دیا بھنڈار

مہما ستگُورو دیو کی کہاں لگ ورنی جائے
وِدھی ہری ہر سُر شیش مُنی انت نہ کوئی پائے

نام اَمولک بخشیا ستگُورد کرپا دھار
نرنتے نِردن گائیے ستگُورو کے اُپکار

گُورو نام بِن سب جگت پڑا کال کے پھند
رین دِوس سُمرن کرے ٹُوٹ جائے سب بندھ

بِنا نام ہووے نہیں تین کال نِستار
تاسے نِردن سُمریئے ہرے شیر دھا دھار

پُورن پُرش ستگورو ملے جاگے بھاگیہ ہمار
کرپا کر ستگورو دیا نام اَمولک سار

ایسی انوکمپا کرو ستگورو پُورن کام
پل پل سمرے داس یہ ستگورو تمرو نام

اتی شُبھم

اطلاع

۱۔ ماہ پوہ سمت ۲۰۵۴ بکرمی کی سنکرانت ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء سوموار
۲۔ مکر سنکرانتی (ماہ ماگھ سمت ۲۰۵۴ بکرمی کی سنکرانت) ۱۴ جنوری ۱۹۹۸ء بدھوار
۳۔ مُبارک جنم دن شری چوتھی پادشاہی جی مہاراج ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء ویروار۔

شری پرم ہنس امرت کتھا

شری ٹلیسری پادشاہی جی مہاراج کا اُجیون (گذشتہ سے پیوستہ)

دوہا

شری پرم ہنس اوتار جی — اگ جگ تارن ہار
ٹپنی پنی ڈنڈوت بندنا — ستگورو تو جیہ بار
شری پرم ہنس اوتار جی — پُورن پُرش بھگوان
نِرتنیہ روپ میں پرگٹ بھئے — کرنے جگ کلیان
چرن شرن جن جن گہیا — تِن کے سنور سے کاج
مایا کال کرال کے — ٹوٹ گئے سب باج
مہما اگم اپار ہے — کو کر سکے بکھان
تیتی تنتی کہہ چپ ہوئے — رِشی مُنی وید پُران
پریم بھگتی نج دیجئے — ستگورو کرُونا نگار
سدا بسیئے داس کے — شُند چِھبی تمہار

کرُونا سندھو، دیا بھنڈار، پُوجیہ پاد، پراتہ سمرنیہ شری پرم ہنس اوتار جی شری ۱۰۸ شری سوامی بیراگ آنند جی مہاراج شری ٹلیسری پادشاہی جی کے مُبارک سُکھد شری چرن کملوں میں داسن داس کا با ادب با عقیدت کروڑہا بار ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام ہے۔

آپ نے (شری تیسری پادشاہی جی مہاراج نے) شری آنندپور کی روپ ریکھا شری شری دیو مہاراج جی (شری دوسری پادشاہی جی) کے بچن مطابق بنائی کہ سارے جنگل کو کاٹ کر پھل دار پیڑ لہلہاتے کھیت پھولوں سے بھرے گلشن اور خوبصورت مکان ہونے چاہئیں۔ گورمکھ پریمی و نئے شرناگت بھگتی و حکم کی نسینی پر قدم رکھ چکے تھے۔ وہ مبارک حکم کیلئے ہمیشہ تیار رہتے۔ آپ نے بھی پوری توجہ شری آنندپور کی تعمیر میں لگا دی۔

اب جھونپڑوں کی جگہ پر پتھروں کے مکانوں کی رچنا شروع ہو گئی۔ ساتھ ہی ساتھ زمین صاف کر کے شرناگتوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے اناج بویا جانے لگا۔ پہلے کھیتی بیلوں کے ذریعہ ہل چلا کر کی جانے لگی آہستہ آہستہ سب سادھنوں میں ترقی ہوتی گئی۔ سب سکھ کے ذرائع آسان ہونے لگے سب سے پہلے یہاں پانی کی کمی محسوس ہوئی۔ یہاں ایک سرکاری کنواں تھا جو گرمیوں میں سوکھ جاتا تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے پانی دو تین میل پر کلوا ہیک اور شانت پور چک سے مٹکوں کے ذریعہ لایا جاتا تھا۔ بالٹیوں اور مٹکوں سے پودوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ اس عجیب و غریب لیلا کو دیکھ کر پریمی حیرت میں تھے کہ کیسے یہاں زندگی بسر کرنے کے ذرائع آسان ہو سکتے ہیں۔ اس وقت جسمانی بھرن پوشن کی ضروریات کا سامان یہاں سے تین میل کی دوری پر عیسے گڑھ سے لایا جاتا تھا۔ اب اپنے ہاں (شری آنندپور میں) ہی پیداوار شروع کر دی گئی۔ کبھی کبھی سیوک بنجر اور پتھریلی زمین کو کھودنے سے گھبرا جاتے تو آپ ان کو اپدیش دے کر ہمت بڑھاتے۔

دوہا

اٹل راج مہاراج کا　　جا ہیں اٹک بہائے

جا کے من میں اٹک ہے　　وہ ہی اٹک رہ جائے

اِس طرح سے سیوک پریمی گورمکھ اور شرناگت سیوا میں جُٹ جاتے۔
اِس کا انجام یہ ہُوا کہ کچھ ہی سالوں میں بیابان رہائش، پیداوار اور باغیچوں
کیلئے زمین صاف ہوگئی۔ چاروں طرف پکی چاردیواری (کوٹ) بن گئی اور
جھونپڑیوں کی جگہ پر پنیاری اور اینٹوں کے مکان دکھائی دینے لگے۔
کچھ کچھ ہریالی کے نِشان جھلکنے لگے۔ اُس وقت شرناگت کی تعداد بھی
گِنی چُنی ہی تھی۔ مدھیہ پردیش میں آنا سندھ و پنجاب کے لوگوں کو ایسا لگتا
تھا جیسے ودیش۔ پھر بھی شری درشن کیلئے بہت زیادہ عقیدتمند پریمی
جن آتے ہی تھے۔ یہاں شروع میں صرف بیاس پُوجا کا ایک تہوار منایا
جاتا تھا۔ یہاں کے شرناگتوں کی زندگی دیکھنے میں چاہے معمولی اور دشوار
گذار تھی لیکن ایسی زندگی تو کسی خوش قسمت کو ہی ملتی ہے۔ کتنی خوشیوں
بھری زِندگی تھی اُن کی۔ کتنی خوش قسمتی تھی اُن جیووں کی جو اُس وقت
شرن میں آئے۔ ترلوکی ناتھ، ہردے سمراٹ شری سَتگُورو دیو جی سَت لوک
میں ساتھ رہتے اور انوپم لیلائیں کرتے، اپنے دستِ مُبارک سے
بھوگ پرشاد ہر وقت کھلاتے، پاس بیٹھ کر مُبارک درشن سے نہال
کرتے۔ جہاں جہاں پریمی سیوا کرتے وہاں خود چل کر جاتے۔ جن لوگ
لوکیشور کو یوگی تپسوی جنگل میں، پانی میں کھڑے ہو کر، اُلٹے لٹک کر پانا
چاہتے ہیں وہ کرپا ساگر پرکھو پریمیوں کے بندھن میں بندھے ہوئے
یہاں رونق افروز ہو کر شری درشن سے نہال کرتے۔
ایک بھگت تھا اُس نے ایک بار شری مُکھ سے یہ سُن رکھا تھا کہ

جو کوئی گورو کو خوش کرنا چاہتا ہے وہ دل و جان سے سیوا کرے رِدھیاں سِدھیاں اُس کے قدموں میں خود بخود بچھ جاتی ہوئی آتی ہیں جسمانی پرورش کی اُسے فکر ہی کیا؟ اُن کا بھار تو گورو دربار نے شروع سے ہی لے لیا ہے۔ بس پھر کیا تھا، وہ سیوا میں ایسا لگا کہ اُسے اگر کوئی بُلاتا تو وہ جواب دیتا میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اگر اُسے کوئی آرام کرنے کیلئے کہتا تو یہی جواب ملتا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے ایک دن اچانک شری ستگورو دیو مہاراج جی کار لے کر دوپہر کے وقت وہاں گئے۔ سبھی پریمی بھوجن کر کے تھوڑی دیر آرام کیلئے چھینٹ کئے بیٹھے تھے۔ اُس نے بھی بھوجن کھایا اور دوبارہ سیوا میں لگ گیا۔

آپ نے وہاں پہنچ کر سب کو بھوگ پرساد دیا۔ تب بھگت جی کو بھی آواز لگائی۔ اُسے سیوا میں یہ پتہ ہی نہ چلا کہ کون آواز لگا رہا ہے۔ اُس نے وہی جواب دیا "میرے پاس وقت نہیں ہے"۔ آپ سیوا میں اُس کی ایسی یکسوئی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خود وہاں اُس کے پاس پرشاد بھیج دیا۔ اُس کی عقیدت، وشواس اور سیوا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا "جو انسان دل و جان سے، عقیدت سے گورو دربار کی سیوا کرتا ہے وہ اپنی منزل کو جلدی ہی حاصل کر سکتا ہے" پھر اُسے پاس بُلا کر خوب پرساد دیا اور فرمایا ٹھیک ہے۔ انسانی زندگی کے اس نایاب موقعہ سے پورا فیض اُٹھا لینا چاہیئے سیوک کے لئے گورو سیوا ہی اپنی پونجی ہے جتنی چاہے اکٹھی کر لے۔ ایک منٹ بھی فضول نہیں گنوانا۔ ہر وقت اپنی سُرتی کو گورو شبد میں اور جسم کو گورو سیوا میں لگائے رکھنے سے ہی من کے خیال یکسو ہو کر مقصد کو حاصل کرتے

ہیں۔ یہی گورمکھ کا اپنا کام ہے۔ وہ بھگت پرساد لے کر و مُبارک بچن سُن کر سرجُھکا کر پھر اپنی سیوا میں لوٹ گیا۔

اب جو پریوار ۱۹۲۱ء کے بعد شری چرنوں میں شرناگت ہوئے اُن میں بھگت لوگوں نے شری چرنوں میں سادھو بھیس کیلئے عرض کی۔ آپ نے حقدار گورمکھوں کو سادھو بھیش دیا۔ جس دن بھی جس گورمکھ کو سادھو بھیش دیا جاتا اُس کے سب پریوار کی خوشی کی حد نہ ہوتی۔ آپ خود بھی بہت ہی خوش ہوتے کیونکہ وہ اپنے شری ستگورو دیو جی مہاراج (شری دوسری پادشاہی جی) کی موج کو ساکار روپ دیکھ کر خوش ہوتے۔ کچھ وقت تو نئے شرناگت اکھٹے ایک جگہ پر رکھ کر اُن کو سہیوگ، سُمرن، نشکام سیوا اور بھگتی کا پاٹھ پڑھایا۔ پھر جب اُنہیں اِن سب اوصاف پر عمل کرتے ہوئے دیکھا تو ہر ایک چک پر دو تین مہاتما بھیج کر ہر ایک استھان کا صحیح انتظام شروع کرایا۔

کچھ سیوک تو آپکا سہارا لے کر اپنے اپنے حلقوں پر مُبارک حکم مطابق چل دیئے۔ کچھ ایک نے عرض کی کہ پربھو! اتنے گنجان جنگل میں ہمیں خطرناک جانوروں سے ڈر لگتا ہے کبھی کبھی اُن جانوروں کی گرجنے کی آواز آتی ہے تو من کانپ اُٹھتا ہے۔ ڈر کو دُور کرنے والے شری ستگورو دیو مہاراج جی نے فرمایا "جس کے پاس ستگورو کا شبد ہے اُسے کسی طرح کا ڈر نہیں ہے۔ جب بھی جہاں ڈر لگنے لگے وہاں ستگورو کا دھیان کرو۔ وہ آپکے ہمیشہ ساتھ ہیں۔ شری پرم ہنس دیال جی کی طاقت آپکے ساتھ ہے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نڈر ہو کر کام کرو، ستگورو ہمیشہ ساتھ ہیں۔" مُبارک حکم پا کر سبھی سیوا میں لگ گئے۔

ایک بار چک ناس باوی (ہری نگر) پر مہاتما گوپال شردھانند جی مہاتما گیان امر آنند جی اور کچھ ایک دو سیوک اور بھی مہاراج کے حکم مطابق سیوا کر رہے تھے۔ وہ دن کے وقت تو وہاں سیوا کرتے اور رات کو شانت پور لوٹ آتے۔ کچھ دن تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ سات آٹھ دنوں کے بعد وہ آپس میں صلاح مشورہ کر کے وہیں رہنے لگے۔ رات کے وقت چاروں طرف ٹہنیوں کا گول گھیرا بنا کر بیچ میں آگ سلگا کر اس کے کنارے سو جاتے۔ ایک دن رات کو جب سب کو نیند آ گئی تو آگ بھی سلگتے سلگتے بجھ گئی۔ ایک شیر اس گھیرے میں گھس آیا جس کے آنے کی کسی کو بھی آہٹ نہ ہوئی۔ وہ شیر ایک دم مہاتما گیان امر آنند کی چھاتی پر کھڑا ہو گیا۔ اچانک اس کی چیخ نکلی چیخ کو سن کر مہاتما گوپال شردھانند جی (جو پاس ہی سوئے ہوئے تھے) اُٹھے اور شیر کو ایک ٹھلہ دے مارا۔ ڈر کے مارے وہ شیر بھاگ کھڑا ہوا کوئی بھی جانی نقصان نہ ہوا لیکن پنجے کے نشان اُن کی چھاتی پر چھپ گئے۔

شری ستگورو دیو مہاراج جی کی کرپا کی طرف دھیان دیا جائے تو کیا کوئی اُن سے بے قرض ہو سکتا ہے؟ سوچنے کی بات ہے کہ کیا شیر بھی ایک ٹھلے سے ڈر سکتا ہے؟ یہ تو اُس پربھو کی بے انداز کرپا تھی وہ مرشد کامل کے سیوک تھے حکم کی تعمیل کرنے میں جو سُکھ ہے وہ اور کہیں سے بھی نہیں مل سکتا کیونکہ پرم سنت شری کبیر صاحب فرماتے ہیں:-

دوہا

گورو کو سر پر راکھیے چلئے آگیا ماہیں

کہیں کبیر تا داس کو تین لوک ڈر ناہیں

جب وہ شری آنندپور میں آئے تو مبارک قدموں میں گذارش کی۔ شری ستگورو دیو مہاراج جی نے فرمایا "جیو نے جو پچھلے جنم میں کرم کئے ہیں اُن کا پھل تو بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ فرق صرف یہی ہے کہ سنت مہاپرشوں کی چرن شرن لینے سے وہ فعل سُولی کا کانٹا بن جاتے ہیں اور سنت ست پُرشوں کی صحبت سے نِشکام کرم کئے جاتے ہیں تاکہ اگلے جنم میں دوبارہ اِن تکلیفات کو برداشت نہ کرنا پڑے۔

شری آنندپور میں مہاتما گیان امر آنند جی کی مرہم پٹی کی گئی کچھ لوگوں نے انہیں دوبارہ تاس بادلی جانے کیلئے منع کیا۔ مہاتما جی کا دِل دُبدھا میں پڑ گیا کہ کیا کیا جائے۔ وہ اِسی سوچ میں تھے کہ اُسی دِن رات کے وقت اپنی موج کے مطابق آپ نے ارشاد فرمائے۔

"ہر ایک کام نیک نیت سچائی اور خیر خواہی کے ساتھ کیا جائے سیوک سیوا کرتا جائے اور انجام کو نہ دیکھے۔ کوئی تکلیف، دُکھ، نقصان ہو تو گھبرائے نہیں۔ سُکھ اور دُکھ دونوں حالتوں میں یکساں رہے۔ یعنی انسان کو دُکھ اور سُکھ دونوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ سُکھ کے وقت اُس میں پھنسنے کی بجائے آگے بڑھتا جائے اور دُکھ میں گھبراہٹ سے دُور رہے۔ مکمل اعتماد سے سیوا کرتا ہے۔ دُکھ اور سُکھ دونوں آزمائش ہیں۔ جتنے درجے کی بھگتی ہوگی اُتنی سخت آزمائش ہوگی یعنی اُتنا زیادہ تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ یعنی سیوک کو رنج و خوشی، نِندا یا تعریف، دُکھ اور سُکھ میں یکساں رہنا چاہیئے۔

پھر فرمایا کہ ستگورو تو سب کو راحت بخشتے ہیں، آگے اپنے پاتر پر منحصر ہے۔ جتنا جس کا برتن ہوگا اُتنا وہ حاصل کریگا۔ جیسے نیل کی

ایک بوند پانی میں ڈال لینے سے پھیل کر کئی طرح کے رنگ پیدا کرتی ہے اسی طرح ایسا پاتر یعنی عقل خبنی بھکتی شری سنگورو دیو مہاراج جی کے وچنوں پر عمل کر کے وچنوں کو اپنائے گی، اتنا زیادہ فائدہ حاصل کر سکنے میں سمرتھ ہوگی۔ اس لئے نیک نیت، سچائی کے ساتھ فعل کرو، دُکھ سُکھ، نندیا، تعریف میں یکساں رہنا سیوک کا دھرم ہے۔"

آپ نے یہ ارشاد اپنی موج میں فرمائے۔ پریمیوں گور مکھوں کے دل ان بچنوں کو سُن کر ٹھنڈے ٹھار ہو گئے۔ مہاتما گیان امر آنند جی مبارک قدموں میں بندنا کر تا اس باؤلی کی سیوا کیلئے حکم مطابق چل دیئے اور نئے شوق سے سیوا میں لگ گئے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ شری سنگورو دیو مہاراج جی نے فقط شری آنندپور کی بنجر زمین کو آباد کرنا، گنجان جنگلوں کو صاف کرنا، باغ بنانا خوبصورت مکانوں کی تعمیر کرنا ہی گورو بھکتی کی منزل بتائی، بلکہ انہوں نے ایک نرالے ڈھنگ کی گورو بھکتی کی دھارا بہائی۔ انہوں نے نشکام کرم یوگ کا پاٹھ پڑھایا۔ جیسے پیاسے کو پانی بھوکے کو بھوجن، بہت زیادہ تھکے ہوئے جسم کو پتھروں پر نیند کرنے کا آنند آتا ہے، اسی طرح جنم جنمانتروں سے مایا کے پنجے میں آئے ہوئے من کو گورو سیوا سے پاکیزہ کر کے شبد روپی آنند بخشا۔ سیوا سے من پاک ہو کر جب اسے بھجن پر بٹھایا تو من اپنے آپ ہی اس آنند میں ڈوب گیا جس کا احساس فقط وہی پریمی جن ہی کر سکتے ہیں جنہوں نے اس راستے کو اختیار کیا۔

جس طرح اونچی نیچی اور کانٹے دار جھاڑیوں سے ملی جُلی ناہموار

زمین پر چل کر منزل کو پانا ہموار زمین پر چل کر حاصل کرنے کی بجائے مشکل ہے اِسی طرح گورو سیوا کے بغیر من کو پاک کرنا مشکل ہے گورو سیوا ایک ہموار پگڈنڈی ہے جس پر چل کر جیوا اپنی منزل کو باآسانی حاصل کرسکتا ہے اِس سیوا کے ساتھ ساتھ دونوں وقت صبح و شام نام کا ابھیاس کرنا تا آپکا نیم تھا۔ کتنی دیا ہوتی ہے۔ سنت مہاپرشوں کے دل میں ہم جیووں کیلئے۔ یہ اُپکار کے سروپ ہوتے ہیں مہاپرش۔ اِس کا قیاس لگانا جیو کی عقل سے دُور کی بات ہے۔ نام ہے گورو سیوا، کلیان ہے ہمارا رشری آنندپور کی رچنا کیا صرف انہوں نے اپنے لئے کی ؟ نہیں، اِس عالیشان اُونچے دربار کی رچنا انہوں نے ہم جیسے ادھم جیووں کو صحیح راستے پر لگانے کیلئے کی تاکہ یُگ یُگوں تک مایا میں بھٹکی پرانی یہاں سے روشنی حاصل کر کے اپنی منزل مقصود کو حاصل کر سکیں۔ اُنہوں نے بہت کشٹ سہے تو فقط اسی لئے کہ اِنسانوں کا کلیان ہو سکے۔ اناجی لوک کو چھوڑ کر آئے تو صرف اِسی لئے کہ وہ اپنی رُوحوں کو غلط راہ پر جاتے ہُوئے نہیں دیکھ سکتے تھے انہوں نے جیووں کو دُکھ اور درد بھری پکاروں کو سُنتے کیلئے یہ رچنا رچائی۔ کیسی زمین، کے بھاگ جگائے۔ جہاں پانی بھی آسانی سے نہیں ملتا تھا۔ اگر بارش ہوتی تو جھونپڑوں کو بہا کر لے جاتی۔ اگر گرمی کا موسم آتا تو پینے کیلئے پانی ملنا بھی مشکل ہو جاتا۔

مسلسل

روحانی شبد

۱۔ پتا ستگورو کوئی نہ اپنا
ستگورو ہی میت سچے نام اُن کا سدا جپنا

۲۔ سوارتھ کا سب ناطہ
بِن سوارتھ کے کوئی کِسی کو بھی نہیں چاہتا

۳۔ پیار سچا ہے ستگورو کا
بھو بندھن سے مُکت کرا ساتھ دینا ہے دُھر کا

۴۔ پربھو نام میں من لگانا
اپنے ساتھ لے جانے کو ساچا دھن یہ کمانا

۵۔ درگاہ میں ہو رسائی
پریت پربھو سے لگا پانی اِس میں تیری دانائی

۶۔ سنتوں سے لے شکشا
داس بن جا تو اُن کا لے لے نام کی دِکشا
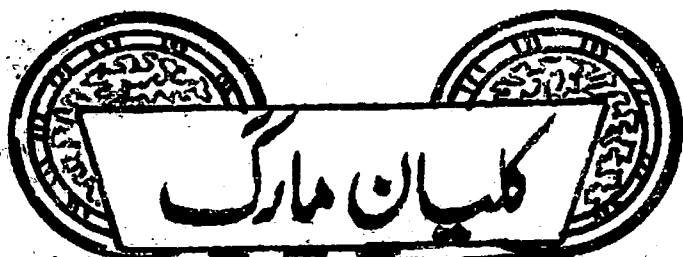
"دنیا میں اگر جیو کے کوئی سچے میت ہیں تو وہ سنت ستگورو ہی ہیں جو جیو کے لوک پرلوک کے سچے سنگی ساتھی ہیں۔ جو اُن کی چرن شرن اختیار کر کے اُن کے حکم مطابق زندگی بنا لیتا ہے تو وہ اُس سیوک کی ہر طرح سے سار سنبھال کرتے ہیں۔ یہاں بھی اور پرلوک میں بھی۔ اِس طرح وہ جیو کے دونوں لوک سنوار دیتے ہیں۔"

تشریح: دنیا میں جب انسان جنم لیتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے تو بہت اشخاص کیساتھ اُس کے دِل کا رشتہ جُڑ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اُس کے بہت سے رشتے دار اور دوست بن جاتے ہیں، جنہیں وہ اپنا سمجھتا اور کہتا ہے لیکن چونکہ یہ رشتے سب جسم سے جڑے ہیں اور جسم کسی کا بھی ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے اِس لئے یہ رشتے بھی دائمی نہیں ہیں۔ دوسری بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ یہ سب رشتے ناطے سوارتھ (خود غرضی) پر منحصر ہیں۔ جب تک غرض پوری ہوتی رہتی ہے تبھی تک یہ رشتے بھی رہتے ہیں۔ جب کسی سے غرض پوری نہیں ہوتی تو یہ رشتے بھی ٹوٹ جاتے

ہیں۔ ست گورو جی تو اس بارے میں صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:-

پریتم جان لیہو من ماہی
اپنے سکھ سیوں سب جگ پھاندیو کو کاہو کو ناہی
سکھ میں آن بہت مل بیٹھت رہت چہوں دس گھیرے
بپت پری سب ہی سنگ چھاڈت کوؤں نہ آوت نیرے
(گورو بانی سورٹھ محلہ ۹)

ست گورو شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج فرماتے ہیں کہ اے
پیارے من تو یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ ساری دنیا اپنے سوارتھ اور
اپنے سکھ کے ساتھ بندھی ہوئی ہے، ورنہ یہاں کوئی کسی کا ساتھی نہیں
ہے۔ سکھ کے دنوں میں بہت سے دوست اور رشتے دار وغیرہ آکر
ساتھ بیٹھتے ہیں اور دھنوان شخص کو چاروں طرف سے گھیرے رہتے
ہیں اور اپنی محبت جتلاتے ہیں، لیکن جب اس پر مصیبت آتی ہے
تو ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، کوئی بھی اس کے نزدیک نہیں آتا۔ ایک اور
جگہ پر بھی فرماتے ہیں کہ:-

ایہہ جگ میت نہ دیکھیو کوئی
سگل جگت اپنے سکھ لاگیو دکھ میں سنگ نہ ہوئی
دارہ میت پوت سمبندھی سگرے دھن سیوں لاگے
جب ہی نردھن دیکھیو نر کو سنگ چھاڈ سبھ بھاگے
(گورو بانی سورٹھ محلہ ۹)

"اس دنیا میں کوئی سچا میت (دوست) نہیں ہے۔ ساری دنیا
اپنے سکھ میں مست ہے، دکھ میں کوئی بھی کسی کا ساتھی نہیں

نہیں بنتا۔ استری، پتر، دوست، رشتے دار۔ یہ سب دھن سے پریم کرتے ہیں، جیسے ہی انسان کو مفلس دیکھتے ہیں تو سب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔

یہ دنیا کے رشتے داروں اور دوستوں کی محبت جب تک انسان دھنوان اور سکھی ہے تب تک سبھی اُس سے اپنی محبت جتلاتے ہیں اور ہر وقت اُسے گھیرے رہتے ہیں، لیکن مصیبت آنے پر سامنے آنے سے بھی کتراتے ہیں اور دُور سے ہی راستہ بدل دیتے ہیں۔ اس کے برعکس سنت ستگورو کی پریت سبھی جیووں کیساتھ پاکیزہ، بے غرضانہ اور دائمی ہے۔ جو جیو اُن کیساتھ اپنا تعلق جوڑ لیتا ہے یعنی اُن کی چرن شرن اختیار کر لیتا ہے تو ستگورو اس لوک میں ہمیشہ اُس کا خیال رکھتے ہیں، پرلوک میں بھی اُس کا ساتھ دیتے ہیں۔ اسی لئے مہاپُرشوں نے فرمایا ہے کہ:-

نانک کچڑیاں سیوں توڑ ڈھونڈ سجن سنت پکیاں
اوئی جیوندے وچھڑہی اوئی مویا نہ جاہی چھوڑ
(گورو بانی)

شری گورو ارجن دیو جی مہاراج کا فرمان ہے کہ اے جیو! جن کی محبت کچی ہے، اُن سے دل کا ناطہ توڑ کر پکے سجن، پکے دوست ستگورو کی تلاش کر، کیونکہ کچے ساتھی تو جیتے جی ہی بچھڑ جاتے ہیں، لیکن سچے دوست سنت ستگورو مرنے کے بعد بھی ساتھ نہیں چھوڑتے۔

سنت سَت پُرشوں کا اوتار ہی دنیا میں جیووں کی بہتری اور بہبودی کیلئے ہوتا ہے۔ وہ تو اپنے جسم پر تکلیف سہہ کر بھی جیووں

کی بہتری میں ہمیشہ محو رہتے ہیں جیسا کہ شری رام چرت میں ذکر ہے:-

سنت سہہ ہی دُکھ پر ہت لاگی

سنت مہاپُرش دُوسروں کی بہتری اور بھلائی کیلئے اپنے جسم پر دُکھ اُٹھاتے ہیں۔

سنت پلٹو صاحب تو سنت ستپُرشوں کے پراپکار اور سوارتھ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

※ کُنڈلیا ※

پرسوارتھ کے کارنے سنت لیا اوتار
سنت لیا اوتار جگت کو راہ چلاویں
بھگتی کریں اپدیش گیان دے نام سُناویں
پریت بڑھاویں جگت میں دھرنی پر ڈولیں
کتنو کہے کٹھور بچن وہ امرت بولیں
اُن کو کیا ہے چاہ سہت ہیں دُکھ گھنیرا
جو تارن کے ہیتو پھرتے مُلک بہتیرا
پلٹو سَتگورو پائے کے داس بھیا نروار
پرسوارتھ کے کارنے سنت لیا اوتار

سَتگورو اپنے سیوک کی ہر طرح سے سنبھال کرتے ہیں، اُسے سچ جھوٹ کی سمجھ بخشتے ہیں اور اگیانی سے گیان وان بناتے ہیں جس سے وہ دُنیا میں رہتے ہوئے کام دھندے کرتے ہوئے، رشتوں کے ساتھ برتتے ہوئے بھی اپنے دل کا تعلق ہمیشہ سچائی سے جوڑتا ہے۔ سنت پُرش شری گورو رامداس جی کے بچن ہیں کہ:-

جیوں جننی سُت جِن پالتی راکھے ندر نجھار
انتر باہر مکھ دے گراس کھِن کھِن پوچار
تیوں ستگورو گورو سِکھ راکھتا ہر پریت پیار ۔۔ ۱ ۔۔
میرے رام ہم بارک ہر پربھو کے ہے ایانے
دھن دھن گورو گور ستگورو پادھا جِن ہر اپدیس
دے کئے سیانے ۔۔ ۱ ۔۔ رہاؤ
(گورو بانی بیراگنی محلہ ۴)

"فرماتے ہیں کہ جس طرح ماتا اپنے بیٹے کو اپنی نظر میں رکھتی ہے اور اُس کی دیکھ بھال اور پرورش کرتی ہے، دِل سے بھی اُسے پیار کرتی ہے اور پُچکار پُچکار کر اُس کے مُنہ میں نوالہ بھی دیتی ہے، اُسی طرح ستگورو اپنے سیوک کی سنبھال کرتے ہیں اور اُسے محبت کرتے ہیں، جو اُس کی رُوح کی خوراک ہے۔ ہے پربھو! ہم تمہارے نادان بچے ہیں۔ اُپدیش دینے والے ستگورو کو دھنیہ ہے جنہوں نے پربھو نام کا اُپدیش دے کر سیانا بنا دیا ہے۔

دُنیا میں جیو کا سچا مددگار اور خیرخواہ سنت ستگورو کے سِوا اور کوئی نہیں۔ دُوسرے لوگ تو اُسے مایا کی راہ پر چلانے کی ترغیب دیتے، اُسے موہ مایا کی زنجیروں میں جکڑتے اور دُنیاوی خواہشات دِل میں پیدا کر کے اُسے تنزلی کی راہ پر ہی لے جاتے اور اُسے پھر چوراسی کے چکر میں ہی گراتے ہیں۔ اِس کے برعکس ستگورو اُسے تنزلی کی راہ سے بچاتے اور اُسے بھگتی کی راہ پر لگا کر اُس کا لوک پرلوک سنوارتے ہیں۔ ست پُرش شری گورو نانک دیو جی کے بچن ہیں کہ :۔

ستگوُرو باجھ نہ بیلی کوئی | اپنے اوتھے راکھا سوئی
رام نام دیوے کرِ کرِپا | ایوں سلِلے سلِل ملاتا ہے
بھولے سِکھ گوُرو سمجھائے | اوجھڑ جاوے مارگ پائے
نِس گوُرو سیو گوُرو دِن راتی | دُکھ بھنجن سنگ سکھاتا ہے

(گوُروبانی مارو محلہ = ۱)

ستگوُرو کے سوائے کوئی سچا دوست نہیں ہے۔ وہ اِس لوک میں اور پرلوک میں دونوں جگہ حفاظت کرتے ہیں۔ کرِپا کر کے پربھو نام کی دات بخشتے اور تتو کو اصل سے ملا دیتے ہیں۔ جیوا اور برہم دونوں میں تتو۔ ابھید (جُڑا ہُوا) ہے۔ دونوں میں انش انشی (جُز کُل) کا سمبندھ ہے۔ جیسے پانی پانی سے مِل کر ایک ہو جاتا ہے ویسے ہی جیو برہم میں مِل کر ایک ہو جاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ سیوک اگر بھول سے غلط راہ پر چلنے لگتا ہے تو ستگوُرو اُسے پیار سے سمجھاتے ہیں اور غلط راہ پر جانے سے اُسے روکتے ہیں اور اپنی راہنمائی بخش کر راہِ راست پر لگاتے ہیں۔ ستگوُرو دُکھوں کو دُور کرنے والے اور سچے خیر خواہ ہیں اِس لئے ایسے ستگوُرو کی دِن رات سیوا کرو۔

لُب و لباب یہ کہ جیو کے سچے خیر خواہ اور لوک پرلوک کے سچے ساتھی دُنیا میں فقط ست ستگوُرو ہی ہیں اِس لئے اِنسان کو اُن کے ساتھ ہی اپنا حقیقی تعلق جوڑنا چاہیئے۔ اِسی میں اُس کا کلیان مخفی ہے۔

....

بھجن

بطرز:- ستگورو کا پایا دیدار

ٹیک:- در تیرے کھڑا بھکھار

رحمت کر ستگورو

۱۔ جنما تیری شرن کر آیا بھگتی کی خاطر دامن پھیلایا

تیرے بھرے بھنڈار

رحمت کر ستگورو

۲۔ ہردے مندر میں گھور اندھیرا کیسے دیکھوں جلوہ تیرا

کر دور سکل اندھکار

رحمت کر ستگورو

۳۔ جگ کا ستایا میں ہوں بیچارا دیو پربھو جی چرن سہارا

تیرا ہوگا بہت اُپکار

رحمت کر ستگورو

۴۔ میں داس تیرا تو میرا سوامی اپنا بنا لو انتریامی

کروں سیوا تیرے دربار

رحمت کر ستگورو

شریمد بھاگوت گیتا بھارتیہ سنسکرتی کا ایک پوتر گرنتھ ہے جس میں
بھگتی پرمارتھ کے گہرے رازوں کا ذکر ہے۔ اِس پاکیزہ گرنتھ میں پرمارتھ
کے مضمون میں وہ گیان ہے جو بھگوان کرشن چندرجی نے کوروکشیتر
کے میدانِ جنگ میں ارجن کو دیا تھا۔ بھگوان شری کرشن چندرجی
مہاراج کے اُپدیش کرنے پر ایک جگہ ارجن نے سوال کیا کہ:-

کِس کی تحریک آدمی کو اُس کی مرضی کے خلاف
موردِ عصیاں بناتی ہے بتا دو صاف صاف

(مخزن اسرار ۳/۴۶)

ہے کرشن! پھر یہ انسان خود نہ چاہتا ہوا بھی زبردستی لگائے
ہوئے کی طرح کِس کی تحریک سے پاپ کو کرتا ہے۔ کون اِسے جبراً
پاپ کرنے پر مجبور کرتا ہے؟

جواب میں بھگوان شری کرشن چندرجی مہاراج فرماتے ہیں:-

قدرتِ ایجاد نے حرص و غضب پیدا کیے
ظالم و بدکار ہیں وہ دونوں دشمن جان کے
آئینہ کو زنگ شعلے کو چھپاتا ہے دھواں
جیسے بچے کو وہ لید دِل کو کرتی ہے نہاں

عقل و خواہش کی ازلی سے ہے سراسر دشمنی
آگ کی سیری جلانے سے نہیں ہوتی کبھی
عقل دِل اور سب حواس باطنی ہیں اُس کا گھر
ڈالتی ہے پردۂ غفلت کو وہ انسان پر
حظِ نفسانی کو دِل سے روک کر اے باشعور
مار اُس موذی کو جو ہے دشمنِ علم و سرور

(مخزن اسرار ۲/۴۱ تا ۴۳)

مطلب :- اس کا سبب خواہش (کام) ہے یا غضب (کرودھ) ہے جو رجوگن سے پیدا ہوتا ہے اور بہت کھانے والا ہے یعنی بھوگوں سے کبھی نہ تریپت ہونے والا اور بڑا موذی ہے اِس کو ہی تو دشمن سمجھ۔"

" جیسے دھوآں آگ کو چھپا لیتا ہے اور مَیل آئینہ یعنی شیشے کو ڈھک لیتی ہے اور جس طرح جھلی یعنی جیر سے بچہ ڈھکا رہتا ہے ایسے ہی وہ علمِ ذات کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔"

" اور ہے ارجن! عارف (گیانی) کا یہ ازلی دشمن جو خواہش (کام) کی صورت رکھتا ہے اور آگ کی طرح کبھی سیر نہیں ہوتا علم ذات کو محجوب کر دیتا ہے یعنی کام کے ذریعہ گیان ڈھکا رہتا ہے۔"

" حواس دِل اور عقل (اندریاں، من اور بدھی) اُس کا مسکن بتائے گئے ہیں جنکے ذریعہ وہ علم (گیان) محجوب کر کے انسان کو غفلت میں ڈال دیتا ہے یعنی جیوآتما کو موہت کرتا ہے۔"

اِس لئے ہے ارجن! تو پہلے اندریوں کو قابو کر کے علم و سرور کے

غارت کرنیوالے اس ہوتی کو (کام کو) ہلاک کر دے۔"

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے مندرجہ بالا فرمان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کام اور خواہشات ہی سب دکھوں کلیشوں کی جڑ ہے۔ اسی کام کے پیٹ سے ہی بہت سی مصیبتیں جنم لیتی ہیں۔ خواہش حقیقت میں ہی بہت بُری بلا ہے، بلکہ یوں کہا جائے کہ یہ ایک خطرناک بلا ہے تو زیادہ صحیح ہوگا۔ کرودھ، لوبھ، نفرت وغیرہ کتنی ہی برائیاں کام رُوپی درخت کی شاخائیں ہیں۔ یہ دوسرے وکار کام سے کس طرح پیدا ہوتے ہیں، اس کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں کہ:-

آدمی کو جب خیال آتا ہے محسوسات کا
شوق خواہش اور طیش اپنا جماتے ہیں پرا
طیش کا ثمرہ ہے غفلت سہو غفلت کا مآل
سہو سے ہوتی ہے تیرہ عقل آتا ہے زوال (رحمٰن اسرار $\frac{۲}{۶۲-۶۳}$)

مطلب:- "محسوسات کی طرف توجہ کرنے سے انسان کو ان سے تعلق ہو جاتا ہے، تعلق سے خواہش پیدا ہوتی ہے، خواہش سے غضب پیدا ہوتا ہے یعنی کرودھ پیدا ہوتا ہے۔

غضب (کرودھ) سے تیرگی (موڈھ بھاو) پیدا ہوتا ہے، تیرگی سے سہو (عقل کا کم ہونا) سے عقل ضائع ہوتی ہے۔ عقل کے زائل ہونے سے زوال آتا ہے"

سب سے پہلے انسان کے دل میں کام یعنی خواہش نے جنم لیا۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فقط دِشئے بھوگ کی واسنا کا نام ہی کام نہیں ہے بلکہ اور طرح کی سب خواہشات بھی کام کے دائرے میں آتی

ہیں۔ جب من میں کوئی خواہش جنم لیتی ہے، تب من اس کی پورتی کیلئے متحرک (چنچل) ہو اُٹھتا ہے اور انسان کو اس کی پورتی کیلئے کوشش کرنے پر مجبور کرتا ہے لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ انسان کے من کی ہر ایک بھلی بری خواہش پوری ہوتی چلی جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بھرپور کوشش کرنے پر بھی خواہش پوری نہیں ہوتی، لیکن من میں اس خواہش کی پورتی کی چاہ بہت زور پکڑ چکی ہوتی ہے۔ اس لئے جب اس خواہش کی پورتی میں رکاوٹ آتی ہے تو کرودھ کا جنم ہوتا ہے۔ کرودھ کے من میں اُبھرتے ہی اس کیا تھ ساتھ جہالت، ناسمجھی، غلط راہ پر چلنا وغیرہ کتنی ہی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کرودھ نے وویک کا خاتمہ کر دیا تو پھر جس کسی کے ذریعہ خواہش کی پورتی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اُس کیلئے من میں نفرت جاگتی ہے۔ انسان اس سے نفرت اور دشمنی کرنے لگ جاتا ہے تب اس طرح سے ایک برائی سے دوسری، دوسری سے تیسری پیدا ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ انسان کا من برائیوں کا گھر بن جاتا ہے۔ یہ سبھی دوش یا برائیاں ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک اور بربادی کا سبب ہیں۔ انسان ایک بار ان کے شکنجے میں پھنسا نہیں کہ پھر وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ یہ برائیاں یا وکار اُسے ایسی گراوٹ میں پہنچا دیتے ہیں کہ پھر وہاں سے اوپر اُٹھ سکنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔

لب لباب یہ کہ ایک ایک کر کے سب برائیاں اس من میں گھر بنا لیتی ہیں جو خواہش کے زیر ہوتا ہے۔ خواہش کی رہائش گاہ من ہی ہے۔ اس لئے سنتوں ست پرشوں نے سب سے پہلے من کو

شد چھارنے کا ہی اپدیش دیا ہے۔ یہ من ایک طرح کا ہنڈولا ہے جو دن رات اِدھر اُدھر ڈولتا رہتا ہے جس سے جیو کو لمحہ بھر کیلئے بھی سکون اور قیام نصیب نہیں ہوتا۔ من کی اس طرح کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے سنت دادو دیال جی فرماتے ہیں کہ:-

من چنچل میرو کہیو نہ مانے دسوں دِسا دوراوے رے
آوت جات بار نہیں لاگے بہت بھانتی بوراوے رے
بیر بیر برجت یا من کوں کنچت سیکھ نہ مانے رے
ایسے نکس جات یا تن تھیں جیسے جیو نہ جانے رے
کوٹ جتن کرت یا من کوں نہچل نمش نہ ہوئی رے
چنچل چپل چہوں دِس بھرمے کہا کرے جن کوئی رے

اس من کی چال کی بھی کوئی حد نہیں۔ بجلی سے بھی زیادہ تیز ہے اور آواز سے بھی کہیں زیادہ تیز ہے۔ من کی ترنگوں کا رُخ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف رہتا ہے کبھی اُوپر کبھی نیچے، کبھی کہیں اور کبھی کہیں۔ یہ من بھاگنا اور کودنا پھاندنا ہی رہتا ہے۔ من کی اس بھاگ دوڑ کا سبب کیا ہے؟ اندریوں کے وِشیوں کیلئے جیسے کہ سنت شند رداس جی کا فرمان ہے:-

ٹک ٹک من الکمت جو چہن چھن ٹک ٹک من چہوں اور جات ہے
لٹک لٹک لچائے لول بار بار گٹک گٹک کر وشے بھل کھات ہے
جھٹک جھٹک نار تور نت کرم ہین بھٹک بھٹک کہوں نیک نہ اگھات ہے
پٹک پٹک سر شند جو مان ہار پھٹک پھٹک جائی سو دھو کون بات ہے
دیکھ لوٹ رو دیسے توانک جی ہی واہی اند سنوے لوٹ دوے تو رسک سرتاج ہے
اپچیے

سو نکھمو کو دورے تو اُکھلے سُکھند جگیم کہا ہمنے کو دورے تو دھاپنے مہاراج ہے
بھوگ ہی رکُوں اور رے تو ترپت ہیں ہو گئے ہیں سُندر کہت یا ٹیک ہی نہ لاج ہے
کا ہو کو نہ کہیو کورے آپ ہی ٹیک دھرے من سو نہ کُوں ہم دیکھیو دغا باز ہے

جب تک من سے اندریوں کا لگاؤ اور خواہش موجود ہے تب تک انسان نہ تو صحیح راہ پر چل سکتا ہے اور نہ ہی اُسے سکون مِل سکتا ہے اس لئے جو سکھ شانتی کا طلبگار ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے من کو قابو میں رکھے۔ جو اپنے من کو قابو میں رکھتا ہے اور کام کرودھ وغیرہ بُرائیوں کے زیر نہیں ہوتا، جو من کو نفسانی خواہشات کی طرف سے روکے رکھتا ہے وہی زندگی میں سُکھ شانتی حاصل کرتا ہے اور وہی پرمارتھ کی راہ پر آگے بڑھ سکتا ہے۔

جب تک من کو قابو میں نہیں کر لیا جاتا سُکھ اور شانتی کا مِلنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔ من پر قابو پا لینا ہی سُکھ شانتی کی منزل پر پہنچنے کی پہلی سیڑھی ہے۔ من پر قابو پا لینے کے بعد ہی بدھی کو پاک صاف بنایا جا سکتا ہے۔ جب بُدھی نرمل (پاک) ہو جاتی ہے تبھی اس میں سکون آتا ہے۔ یہی سکون ہی سُکھ شانتی اور آنند کی حالت ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس من کو کیسے قابو کیا جائے؟ بھگت ارجن نے بھی بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے یہ سوال کیا تھا اور من کو قابو میں کرنے کا طریقہ پوچھا تھا۔ ارجن نے کہا:-

دِل ہے سرکش مُفسد و عیار لے عالی مقام
باد پائے بے عِناں مشکل سے لیتا ہے لگام

(مخزن اسرار ۶/۳۵)

مطلب :- ہے شری کرشن جی! یہ دل متحرک (چنچل) مفسد باغی)
زبردست اور سرکش ہے۔ میری رائے میں اس کو قابو کرنا ہوا کے
روکنے کے مشکل ہے۔

جواب میں بھگوان نے فرمایا:-

فطرتاً تو اضطراب رم ہے اِس دل کا شعار
بھولتا ہے چوکڑی جب عشق کی پڑتی ہے مار

(مخزن اسرار ۶/۳۴)

مطلب :- ہے ارجن! دل بے شک قرار نہیں رکھتا اور مشکل
سے قابو میں آتا ہے، لیکن وہ شغل اور عشق کے وسیلہ سے قابو میں آ
جاتا ہے۔ (یعنی بیراگ اور ابھیاس کے ذریعہ زیر ہو جاتا ہے۔
من کو قابو کرنے کے بھگوان نے یہاں کئی سادھن بتلائے ہیں۔
۱۔ ابھیاس۔ ۲۔ ویراگ۔ ابھیاس کا مطلب ہے جس جس وشئے
کی طرف من جائے اُسے اس اس وشئے سے ہٹا کر بار بار پرماتما میں
لگانا اور ویراگ کا مطلب ہے اِس لوک اور پرلوک کے سبھی پدارتھوں
اور عیش عشرت میں لگاؤ کا چھوڑنا اور سبھی خواہشات کا بالکل ترک۔
بھگوان فرماتے ہیں کہ:-

لذتِ دنیا سے پہلے دل اٹھانا چاہیئے
دل سے پھر نقشِ تخیل کو مٹانا چاہیئے
رفتہ رفتہ جسم سے شاغل نظر اپنی اٹھائے
ہو کے بے وسواس باطن پر توجہ اپنی لگائے

چاہئے تو دل میں کوئی اضطراب آنے نہ دے
اور نگاہِ شوق کو مرکز سے ہٹ جانے نہ دے
جب قرار آجائے اور دل سے طلب جاتی رہے
شغل کی تکمیل ہی تب وصل کی راحت ملے
شغل کی برکت سے دُھل جاتے ہیں اِنساں کے گناہ
شغل کی لا انتہا فرحت میں ملتی ہے پناہ (مخزن اسرار ۶/۲۸ تا ۳۴)

مطلب: "شاغل کو چاہیئے کہ وہ اُن تمام خواہشات کا جو خیال سے پیدا ہوں بالکل ترک کر دے، اور دل سے حواس کے گروہ کو روک کر استقلال کے ساتھ رفتہ رفتہ حواس سے نظر اُٹھاوے اور توجہ کو یکسو کر باطن میں ٹھہرا کر (یعنی پرماتما میں ٹھہرا کر) کسی چیز کا خیال نہ کرے۔"

"جس جس طرف بے قرار اور متحرک دل جاوے اُس اُس طرف سے روک کر باطن میں ٹھہراوے۔"

"جب یوگی سکونِ دل کو حاصل کرتا ہے، خواہشات سے بری ہو جاتا ہے، ذات میں وصل ہوتا ہے اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تب اُسے اعلیٰ درجہ کی راحت ملتی ہے۔"

"یوگی اِس طرح پر شغل کرنے کی بدولت گناہوں سے آزاد ہو کر وصالِ ذات کی بے انتہا راحت بآسانی حاصل کرتا ہے۔"

دھنیہ ہیں وہ پریمی بھگت جو دل میں بیراگ اختیار کر لگاتار مالک کے بھجن، سمرن دھیان میں محو رہتے تھے۔ ایسے پریمی بھگت ہی اِس زندگی میں سکھ آنند سے رہتے ہیں اور اپنا پرلوک بھی سکھی بنا لیتے ہیں۔ ایسے بھگتوں کا جنم کامیاب اور قابلِ تعریف اور قابلِ فخر ہے۔

کوِتا (شاعری)

ہیں سنت چتاتے سدا تجھے
کر سوانس سوانس پربھو کا سمرن

اِس سے ہی ہوگا اُے پرانی
بس سپھل تیرا مانش جیون

یہی سچا لابھ ہے جیون کا
سنتوں کا یہ فرمانا ہے

اِس خاطر ملا تجھے تن یہ
یہی سچا لابھ کمانا ہے

پر سیکھ یہ سچی سنتوں کی
نہیں تیرے گلے اُترتی ہے

چوبیس گھنٹے جگ دھندوں میں
بس اٹکی تیری سُرتی ہے

رہتا سوار دھن کا پشاچ
ہر وقت اُے پرانی دِل پہ تیرے

سب سے امیر میں بن جاؤں
اِتنی دولت ہو پاس میرے

دُنیا کے بھوگ پدارتھ اور
سارے ہی سُکھ مجھے مل جائیں

سب رشک کریں قسمت پہ میری
اور سر عزت سے جھک جائیں

لیکن جیون کی سپھلتا ہے
بس کیا دھناڈھ بن جانے میں؟

سُکھ ویبھو شان و شوکت اور
مان عزت رُتبہ پانے میں؟

کیا اِس لئے نرتن ہے ملا
مہما جس کی سب گاتے ہیں؟

دُرلبھ اُتم اور سروشریشٹ
جس کو سب سنت بتاتے ہیں؟

یہ سب کچھ حاصل کرنے سے
سُکھ شانتی کیا تو پائے گا؟

جس لئے پربھو نے یہ تن دیا
وہ مقصد کیا حل ہو جائیگا؟

اِس جیون کا مقصد پیارے
مقصد ہے پربھو بھگتی کرنا
پربھو بھگتی سُکھ کا مُول فقط
جب یہاں سے جائیگا پیارے
بِن بھگتی بھجن کے اُسے پرانی
دھن مال خزانہ جو جوڑا
سُمرن و بھجن بِن آئے پرانی
سنتوں کی سچی بانی یہ
اِس سچی کمائی سے ہی تو
عزت ہوگی درگاہ میں تیری
اِس لئے اُچت ہے سنتوں کی
سُمرن کرکے پل پل پربھو کا

کیول دھن ویبھو پانا نہیں
بِن بھگتی اسے گنوانا نہیں
پربھو بھگتی سُکھ کی کھانی ہے
تب بھی بھگتی سنگ جانی ہے
کچھ اور سنگ نہیں جائے گا
کچھ بھی نہیں ساتھ نبھائیگا
سب کچھ ہی ویرتھ ہے جان لے تو
اسکو سچ سچ کر مان لے تو
پربھو کی پرسنتا پائے گا
دُنیا میں یش چھا جائے گا
شِکشا کو ہردے کر دھارن
آئے داس سپھل کرے جیون

.. — .. — — .. —

گورو گرما

سنتوں کے بچن ہیں کہ:-

دوہا

ستگورو سنت دیال بِن سب جِو کال چبائے
باندھ کرم کے بس رکھے سکے نہ شُورت پائے
ستگورو سنت دیال سے کرم ریکھ مِٹ جائے
من تن شُورت سانچ سے جیوں کا تیوں رہ جائے

(سنت تُلسی صاحب)

یہ جیو پرماتما کا انش ہے، لیکن مایا کے دھوکے میں آکر نہ کیول اپنے انشی پرماتما سے بچھڑ گیا ہے بلکہ کال اور کرم کے زیر ہو کر جنم مرن کے چکر کاٹتے ہوئے دُکھ اور تکلیف برداشت کرنے کو بھی مجبور ہو گیا ہے جب تک یہ جیو آواگمن کے بندھن سے آزادی حاصل کر کے اپنے انشی پرماتما سے نہیں مِل جاتا تب تک یہ سُکھی نہیں ہو سکتا۔ آگما پائی کی قید سے جیو کی آزادی تبھی ہوتی ہے جب مالک کی رحمت سے اُسے اِنسانی زندگی ملے اور اِنسانی زندگی کو حاصل کر کے جیو کال کرم کے چکر سے چھُوٹنے کی کوشش کرے۔ اِس چکر سے وہ اپنی سمجھ اور طاقت سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اِس کیلئے اُسے وقت کے پورن ستگورو کی

مدد کی ضرورت ہے۔ بغیر سنگورو کی مدد کے جیو اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بھگوان شری رام چندر جی مہاراج ایودھیا واسیوں کو اُپدیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

چوپائی

آکر چاری لکھ چوراسی — جونی بھرمت یہ جو ابناشی
پھرت سدا مایا کر پریرا — کال کرم سبھاؤ گن گھیرا
کبہک کر کرُونا نر دیہی — دیت ایش بن ہیت سنیہی
نر تن بھو وارد کو بیرو — سن مکھ مرُت انُوگرہ میرو
کرن دھار ستگورو درڑھ ناوا — دُرلبھ ساج سُلبھ کر پاوا

دوہا

جو نہ ترے بھو ساگر نر سماج اس پائی
سو کرت نندک مندمتی آتم ہن گتی پائی

(شری رام چرت مانس اُتر کانڈ)

مطلب :- "یہ ابناشی جیو انڈج، سویدج، جرایج اور اُدبھج چار کھانوں اور چوراسی لاکھ جونیوں میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ مایا کی ترغیب سے کال اور کرم، سبھاؤ اور اوصاف سے گھرا ہُوا یعنی اِن کے قابو میں آیا ہُوا یہ ہمیشہ بھٹکتا رہتا ہے۔ بنا ہی وجہ پیار کرنے والے ایشور کبھی وِرلے ہی دیا کر کے اِسے انسانی جسم دیتے ہیں۔ یہ انسانی جسم بھو دُنیا سے پار اُترنے کیلئے بیڑا ہے جو مالک کی رحمت سے ہی میسر ہُوا ہے۔ سنگورو اِس مضبوط بیڑے کے کرن دھار (ملاح) ہیں۔ اِس طرح دُرلبھ سادھن با آسانی جیو کو مِل گئے ہیں۔ جو اِنسان ایسے سادھن

پاکر جس بحر دُنیا سے تر جاتے ہیں، وہ احسان فراموش، بے عقل ہے اور آتما کو قتل کرنے والے کی گنتی کو پاتا ہے۔"

مُندرجہ بالا فرمان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ستگُرو ہی جیو کو بحرِ دُنیا سے پار کرانے اور کال کرم کے سخت بندھن سے آزاد کرا کر پرماتما کے ساتھ ملانے میں قابل ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ جنم جنموں سے بچھڑی ہوئی رُوحوں کو مالک کے ساتھ ملانے کیلئے ہی وہ اِس سر زمین پر ظہور میں آتے ہیں۔ سنتوں کے بچن ہیں کہ:۔

دوہا

پرماتم سے آتما   جُدا رہی بہُو کال
سُندر میلا ہو گیا   ستگُورُو مِلے دیال

(سنت سُندر داس جی)

دُنیا میں کال اور مایا کا زور ہے اور اُنہوں نے سارے سنسار کو اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے جب جیو کو خوش قسمتی سے وقت کے پُورن ستگُرو کی شرن سنگت حاصل ہو جاتی ہے، تو اُن کی رحمت اور مدد سے جیو، جو جنم جنمانتر سے اپنے انشی پرماتما سے بچھڑ کر کال کے چنگل میں پھنسا ہوا دُکھ تکلیف اُٹھا رہا ہے، آزاد ہو کر اپنے انشی سے جا ملتا ہے۔ سنت ستگُرو کا اِس سرزمین پر ظہور اسی لئے ہوتا ہے۔

دُنیا میں ظہور میں آکر سنت ستگُرو جیوں کے اُدھار کی ذمہ داری اپنے اُوپر لے لیتے ہیں اور اِس مقصد کی پُورتی میں دِن رات ایک کر دیتے ہیں۔ وہ جو بھی رچنا رچاتے ہیں اور جو بھی سادھن بتلاتے ہیں اُس کارروائی میں اُنکا فقط یہی مقصد چھپا ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اِنسان

اُن سادھنوں کو اختیار کر کے اپنا کلیان کر لیں۔ جو انسان وقت کے پُورن ستگورو کی چرن شرن اختیار کر کے اُن کی نیک نصیحتوں کو دل میں بساتے اور اُن کے بتائے ہُوئے سادھنوں کو عمل میں لاتے ہیں، اُنکا چوراسی کا پھیرا مِٹ جاتا ہے۔ سنت پُرشوں کے بچن ہیں کہ:-

دوہا

ستگورو کے اُپدیش کا شُنیو ایک وچار
جو ستگورو ملتے نہیں جاتا جم کے دوار
جم دوارے پہ دُوت سب کر لے کھینچا تان
اُن نے کبھوں نہ چھُوٹتا پھرتا چاروں کھان
چار کھان میں بھرمتا کبھوں نہ لہتا پار
سو تو پھیرا مِٹ گیا ستگورو کے اُپکار

(پرم سنت شری کبیر صاحب)

مطلب یہ کہ پُورن ستگورو کی چرن شرن اختیار کر کے ہی اِنسان مایا کال کے چنگل سے اور چوراسی کے چکر سے بچ سکتا ہے اپنی عقل اور ہوشیاری اور اپنی طاقت کے زور پر وہ اِن کے چنگل سے نہیں بچ سکتا۔ اِسی بات کو مدِ نظر رکھ کر پرم پِتا پرماتما سنت ستگورو کے رُوپ میں اِس سرزمین پر ظہور میں آتے ہیں جیسے کہ فرمان ہے۔

دوہا

یا مایا جگ بھرمایا سب کو لگی اپادھ
یہ تارن کے کارنے جگ میں آئے سادھ

(پرم سنت شری کبیر صاحب)

دوسری جونیوں کے مقابلے میں اگرچہ انسان کو پرماتما نے عقل روپی رتن بخش کر فضیلت بخشی ہے لیکن عام دُنیادار انسان کا راہنما چونکہ من ہے اور من کال کا ایجنٹ ہے اِس لئے عام دُنیادار انسان کی عقل صرف مایا کے دائرے کے اندر محدود رہتی ہے، اُسکے باہر نہیں نکل پاتی۔ اِس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اِنسان ہر وقت دھن دولت، مایا کے اسباب، جسم وحواس کی لذات اور مرتبہ مان عزت کو حاصل کرنے کی کوشش میں ہی لگا رہتا ہے۔ ایسا انسان دُنیاوی نظروں میں چاہے کتنا ہی دانا، عالم فاضل اور ہوشیار کیوں نہ ہو، ہمیشہ مایا کا غلام بنا رہتا ہے، مایا کے باہر نہ کچھ سوچ سکتا ہے اور نہ کچھ کر سکتا ہے۔

لیکن جن کو خوش قسمتی سے وقت کے پُورن ستگورو کی شرن مل جاتی ہے اور جو اپنی زندگی کی باگ ڈور ستگورو کے حوالے کر دیتے ہیں یعنی اُنہیں اپنا راہنما بنا لیتے ہیں اور اُن کے حکم و موج مطابق اپنے جیون کی ہر ایک کارروائی کرتے ہیں، وہ مایا کال کی حدوُد سے باہر ہو جاتے ہیں اور اُن کی غلامی سے مُکت ہو جاتے ہیں۔

ایکبار کسی گورمکھ نے شری پرم ہنس ادویت مت کے تیسرے شہنشاہ شری شری ۱۰۸ شری سوامی بیراگ آنند جی مہاراج کے مُبارک قدموں میں عرض کی کہ داتا دیال جی! دُنیا میں کال اور مایا کا چکر زوروں پر چل رہا ہے۔ آپ تو قادرِ مطلق ہیں، لیکن ہم کمزور جیو اُن سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

شری ستگورو دیو مہاراج جی نے فرمایا۔ جب ہم نے تمہاری ذمہ واری اُٹھائی ہے تو پھر کال اور مایا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، وہ تمہارا

کچھ نہیں بگاڑ سکتے. لیکن شرط یہ ہے کہ تم حکم کی حد بندی کے اندر رہو، یعنی حکم مطابق سب کارروائی کرو پھر تمہارا کلیان ہی کلیان ہے۔

اِس پر سنتوں کا فرمان ہے کہ:

ستگورو نِس کے سدا رکھوارے گورو کی آگیا ہردے دھارے
پل پل ستگورو کریں سنبھار گورو کی آگیا کرے سب کار
تا کو کال سکے نہ کوئی گورو کی آگیا سدا سنگ ہوئی

جو بھی گورمکھ ستگورو کی آگیا موج پر چلتا ہے، کال اور مایا اُس کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتے سنتوں کے وچن ہیں کہ:۔

دوہا

مایا کال کرال ٹھگنے کو دوؤں چلے
چلی نہ ایکو چال سچے پریمی بھگت پر

وقت کے پورن ستگورو کی چرن شرن اختیار کرنے اور اُن کے خیر اندیش اُپدیشوں کو دِل میں بسانے سے اِنسان کے دِل میں گیان کا پاک اُجالا ہو جاتا ہے اور وہ موہ ممتا کی نیند کو چھوڑ کر پرمارتھ کی راہ پر بڑھتا ہے ستگورو ہی گیان کے بھنڈار ہیں اور اپنے روشنی سے بھرپور وچنوں کے ذریعے سیوک کو گیان کی دولت بخشتے ہیں۔ یہ جیو پر ستگورو کا بڑا بھاری اُپکار ہے سنتوں کا فرمان ہے کہ:۔

دوہا

دونوں ایک سمان پرمیسر اور گورو
گورو نے پایا گیان سُندر کہت وشیش یہ
کیا انوگرہ آئے شُدھ ستگورو آپ تے

موہ لِیا میں سووتے ہم کو لیا جگائے
سُندر ستگورو سارکھا گووِس نہیں اُدار
گیان خزینہ کھولیا سدا اکُوٹ بھنڈار

(سنت سُندرداس جی)

مطلب: پُورن ستگورو کی چرن شرن اختیار کئے بغیر گیان حاصل نہیں ہوتا اور گیان کے بغیر نجات نہیں ملتی۔ دھن دھرم داس جی کے وچن ہیں:

چوپائی

یوگ یگیہ جپ تپ بیوہارا نیم دھرم سنجم اچارہ
دید پُران کہین گوہرائی گورو بِن سب نِشپھل ہے بھائی
گورو بِنا ہردے شُدھ نہیں ہوئی کوٹ اُپائے کرے جو کوئی
گورو بِن گیان وچار نہ آوے گورو بِن کوئی مکتی نہ پاوے

(گورو مہما)

اور پھر فرماتے ہیں:

چوپائی

گورو بِن سنشے کون نوارے ہردے وویک کون وِدھی دھارے
گورو بِن نہیں اگیان وناشے نہیں نج آتم رُوپ پرکاشے
گورو بِن برہم گیان جو گاوے سو نہیں مکتی پدارتھ پاوے

دُنیا میں جتنے بھی رِشی مُنی، جتی تپی، سِدھ سادھک اور اوتاری پُرش ہوئے ہیں سبھی نے وقت کے پُورن ستگورو کی شرن میں جا کر ہی گیان کو حاصل کیا ہے۔

چوپائی

اسِت دیول جگ میں اُدھیکاری بیاس وِشِشٹھ نہان اچاری
گوتم کپل کناد پتنجل سیے مُنی بالمیک چرنن بل

یہ سب گورو کی شرنی آئے　　تا تے جگ میں سریشٹ کہائے
یاگ ولکیہ اور جنک ودیہی　　دنا تر سے گورو پریم سنیہی
چوبیس گورو کینے جگ ماہیں　　اہنکار اُن راکھیو ناہیں
امبریش پرہلاد وبھیشن　　اتیا دک جو بھئے بھگت جن
اوہ ہو بنی تپی بنواسی　　یہ سب گورو کے پریم اپاسی
ہری وِرنچ شِو وِکنشا لینا　　نارد دھیمر کو گورو کینا
سنت مہنت سادھو ہیں جیتے　　گورو پد پنکج سیوہی تیتے
شیش سہنس مکھ نِسدن گائے　　گورو مہما کو پار نہ پاوئے

دوہا

رام کرشنا سے کو بڑا　　تن شوں تو گورو کین
تین لوک کے وہ دھنی　　گورو آگے آدھین (گورو مہما)

سنت سُندر داس جی بھی ستگورو کی چرن شرن میں جانے پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

چھند

گورو بن گیان نہیں گورو بن دھیان نہیں　　گورو بن آتم وچار نہ لہت ہے
گورو بن پریم نہیں گورو بن نیم نہیں　　گورو بن سیل ہو سنتوش نہ گہت ہے
گورو بن پیاس نہیں بدھی کو پرکاش نہیں　　بھرموں کو ناس نہیں سنسے ہی رہت ہے
گورو بن بات نہیں کوڑی بن ہاٹ نہیں　　سُندر پرگٹ لوک وید یوں کہت ہے

آگے پھر لکھتے ہیں کہ:-

مہا دیو نامدیو رُشبھ کپل دیو　　ویاس سُکدیو جے دیو نامدیو جو
رامانند سکھانند کبیرے اننتانند　　سُرسر انند ہو کے آنند اچیو جو

رمیہ داس کبیر داس سو جھاد داس سیاداس — داس ہو کے داس بھاو بھاو ہو کی نیو جو
شند منگل سنت پرگٹ جگت مانہیں — نیبے گورو دادو داس لاگے ہیں سیو جو

یہاں پر ایک سوال من میں پیدا ہونا فطرتاً ہے۔ وہ یہ کہ پرماتما کو پانا ہی جبکہ ہمارا مقصد ہے تو پھر ہمیں ستگورو کی چرن شرن میں جانے اور اُن کی امداد حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم سیدھے پرماتما کے ساتھ ہی اپنا تعلق کیوں نہ جوڑیں؟ اس کے جواب میں سنتوں کا فرمان ہے کہ پرماتما تو ہے نرگن، نراکار جبکہ جیو ہے ساکار۔ اس لئے جیو کا نراکار کے ساتھ تعلق جوڑ سکنا ناممکن ہے، جبکہ اُس کی کوئی شکل نہیں، کوئی روپ نہیں، تو پھر اس کے ساتھ جیو تعلق کیسے جوڑیگا؟ اس کا تعلق تو ساکار کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔ نراکار پرماتما نہ تو انسان کو گیان اپدیش کر سکتا ہے، نہ ہی اُسے راستہ دکھلا سکتا ہے اور نہ ہی اُسے نیک اعمال کرنے اور نام بھگتی کی کمائی کرنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔ یہ کام ساکار کے ہیں اور اس لئے ہی پرماتما سگن ساکار روپ اختیار کر کے ستگورو کی شکل میں اس سرزمین پر ظہور میں آتے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر اور نراکار و ساکار میں ذرا بھر فرق نہ سمجھتے ہوئے بھگتی وان جگیاسو شخص کو ستگورو کیلئے پوری عقیدتمندی اور وشواس اپنے دل میں رکھنا چاہئے۔ بھگوان شری کرشن جی مہاراج بھاگوت اور صوفی کیلئے شریمد بھاگوت میں فرماتے ہیں کہ جگیاسو کو چاہئے کہ ستگورو کی شرن اختیار کرے، ستگورو کی بھگتی کرے، اُن میں پوری عقیدتمندی رکھے اور پرماتما و ستگورو کو ایک روپ سمجھتا ہوا ستگورو کی سیوا کرے۔

دوسری بات جو ساکار اور نراکار کے بارے میں قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ پرماتما کا نراکار روپ نیائے کاری ہے اور جیووں کو اُن کے نیک اور بد افعال کے مطابق پھل دیتا ہے۔ وہ اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کِس کِس فعل کے مطابق کِس کِس یونی میں جیو نے جانا ہے اور کتنے دنوں کیلئے جانا ہے۔ اس طرح نراکار پرماتما جیووں کے افعال کا انصاف کر کے اپنی ترے گُن متی مایا کے ذریعہ اُنہیں چوراسی لاکھ جونیوں میں پھراتا ہے۔ لیکن پرماتما روپ ستگورو کرونا اور دیا کے اوتار ہوتے ہیں، وہ دیال روپ ہوتے ہیں اور جیووں کو بخشنے کیلئے دُنیا میں آتے ہیں کیونکہ اُن کا دِل مکھن سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے۔ گوسوامی تلسی داس جی شری رام چرت مانس میں فرماتے ہیں کہ:-

چوپائی

سنت ہردے نونیت سمانا ۔ کہا کوِنہ پر کہے نہ جانا
نج پرتاپ دروئی نونیتا ۔ پر دُکھ دروہیں سو سنت پنیتا
(اُتر کانڈ)

مطلب: سنتوں کا دِل مکھن کے برابر ہوتا ہے۔ ایسا کوی لوگوں نے کہا ہے، لیکن اُنہیں صحیح بات کہنا نہیں آیا کیونکہ مکھن تو اپنے کو گرمی ملنے سے پگھلتا ہے جبکہ پرم پوتر سنت دوسروں کے دُکھ سے پگھل جاتے ہیں۔ چونکہ سنت ستگورو دوسروں کو دُکھی نہیں دیکھ سکتے، اس لئے وہ دِن رات ایک کر کے اور نازک بدن پر تکلیفیں برداشت کر کے جگہ جگہ پر جا کر اپنی نیک نصیحتوں کے ذریعہ جیووں کو غفلت کی نیند سے جگاتے ہوئے تمنا کے پیچھے سے چھڑاتے، انہیں بھگتی و پرمارتھ کی اور بڑھاتے

اور چوراسی کے چکر سے آزاد کراتے ہیں۔ اِس لیے سنت شنگورو کی مہما نِرانکار رُوپ پرماتما سے بھی کہیں زیادہ کہی گئی ہے۔ سنت کبھیجو بائی جی کا فرمان ہے :-

چوپائی

ہری نے جنم دیئو جگ ماہیں
گورو نے آوا گمن چھٹائیں

ہری نے پانچ چور دیئے ساتھا
گورو نے لیئی چھٹائے اناتھا

ہری نے کٹمب جال میں گیری
گورو نے کاٹی ممتا بیری

ہری نے روگ بھوگ اُلجھایو
گورو جوگی کر سبے چھٹایو

ہری نے کرم بھرم بھرمایو
گورو نے آتم رُوپ لکھایو

ہری نے موسُوں آپ چھپایو
گورو دیپک دے تاہی دکھایو

پھر ہری بندھ مکتی گتی لائے
گورو نے سب ہی بھرم مٹائے

چرن داس پہ تن من واروں
گورو نہ تجوں ہری کوں تج ڈاروں

دشنی دھر مداس جی بھی گورو کی مہما کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

چوپائی

وشنو وشیش ودت پربھتائی
گوبند سے گورو کی ہے بھائی

گوبند کی مایا وشش برائی
بھگتے دکھ چوراسی کھائی

گورو پرتاپ بھوموں ونلشیے
ہوئے ورمل بدھ گیان پرکاشیے

شکھ اکھنڈ نربھو گے جائی
ست لوک ہیں واسا پائی

گورو سے سرشٹھ اور جگ ماہیں
ہری ور نج شنکر کوؤں ناہیں

سو ہر د بندھو سُت پتو منہ ہاری
گورو سم کو دوجا ہنکاری

تب لباب یہ کہ سنت شنگورو کی رحمت اور مدد سے ہی انسان بھجر دنیا سے پار ہو سکتا ہے اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ سکتا اور

پرماتما سے ایکاکار ہوکر درجہ نجات کو حاصل کر سکتا ہے۔ اسلئے جگیاسو کو چاہیئے کہ گوسوامی تلسی داس جی کے اِن بچنوں کو پرمان کرکے

گوبند بِن بھو ندِھ نر ے نہ کوئی
جو وِرِنچ شنکر سم ہوئی

وقت کے پورن ستگوروں کی شرن اختیار کرے اور اِنسانی زِندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کرکے اپنی زِندگی کو کامیاب بناوے۔

وچار بیج رُوپ ہیں

ہمارے من میں اُٹھنے والے وچاروں کا ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ وچار بیج کے برابر ہیں۔ من کی زمین پر جس طرح کے بیج ہم بوئیں گے، بیج کے مطابق اُسی طرح کے پیڑ پودے بھی اُگیں گے اور وقت آنے پر اُسی طرح کا پھل دیں گے۔ اِس لئے ہمیں اپنے من کی زمین پر بہت سوچ سمجھ کر وچاروں کے بیج بونے چاہئیں۔ جس طرح کی زندگی ہم چاہتے ہیں، اُسی طرح کے وچاروں کو من میں داخل ہونے دینا چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی سُکھی ہو اور لوگ ہمیں عزت سے یاد کریں تو پھر ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ نیک وچاروں کے بیج ہی من کی زمین میں بوئیں۔ بُرے اور غلط وچاروں کا بیج بو کر سُکھ اور عزت ہرگز ہرگز حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اُن سے تو ہمیشہ دُکھ اور پریشانی کا پھل ہی حاصل ہوگا۔ کیونکہ قدرت کا یہ اٹل اصُول ہے کہ ہم جیسا بیج بوئیں گے ویسا ہی پھل پائیں گے۔ آم بو کر آم اور نیم بو کر نیم کا پھل ہی ملے گا۔

ہمارے من میں جس طرح کے وچار اُٹھتے ہیں، اُنہیں کے مطابق ہی ہم کام کرتے ہیں، ویسی ہی ہماری زندگی بن جاتی ہے اِس لئے اپنے من میں اُٹھنے والے وچاروں پر نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ یہی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے دِل میں نیک وچار

ہی اُٹھیں۔ بُرے وچاروں کو پہلے تو من میں اُٹھنے ہی نہیں دینا چاہیئے اور اگر کوئی ایسا وچار من میں اُبھر بھی آئے تو اُسے فوراً اُکھاڑ پھینکنا چاہیئے۔ کیونکہ آج جسے ہم چھوٹا اور تُچھ سمجھ رہے ہیں وہی بڑھتے بڑھتے کل جب بھاری شکل اختیار کرے گا اُس وقت اُسے من سے اکھاڑ پھینکنا بہت مشکل ہو جائیگا۔ ایک ننھے پودے کو اکھاڑ پھینکنا آسان ہوتا ہے لیکن ایک بھاری بھرکم درخت کا اکھاڑ پھینکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایسا ہی وچار کے بارے میں بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ اس لیئے اِس سے پہلے کہ بُرا خیال بھاری شکل اختیار کرے اور اپنی جڑیں مضبوط کرے ہمیں چاہیئے کہ ہم اُسے اُکھاڑ پھینکیں۔ جس سے کہ ہمیں اِسکے کڑوے پھل نہ چکھنے پڑیں۔

کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی بُرا وچار ہمارے من میں اُبھرتا ہے تو ہم یہ سوچ کر اُسے من کے ایک کونے میں پھینک دیتے ہیں کہ ارے چھوڑو۔ یہ خیال اگر ہمارے من میں بھی اُبھر آیا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم جبکہ اِسے عملی جامہ ہی نہیں پہنائیں گے یہ ہمارا کیا نقصان کریگا۔ ایسا سوچنا سخت غلطی ہے۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ وچار بیج کے برابر ہے۔ بیج کی طاقت کو نہ جان کر کسان اگر ایک برگد کے بیج کو لاپرواہی سے کھیت میں کہیں ایک طرف پھینک دے تو اس سے کیا؟ موقعہ اور موافق حالات پاکر وہ بیج اپنا رنگ ضرور دکھائے گا۔ وہ اُگے گا زمین چھوڑ کر باہر نکلے گا اور اگر اُسے اکھاڑ نہ پھینکا گیا تو پھر بڑھے گا۔ اپنی جڑیں مضبوط کریگا اور جب اُس کی جڑیں خوب مضبوط ہو جائیں گی تب کسان کو اُسے اکھاڑ پھینکنے میں کتنی پریشانی ہوگی

اگر وہ اُسے شروعات سے ہی ختم کر دے تو پھر بعد میں اُسے کوئی بھی پریشانی نہیں بھگتنی پڑے۔

ٹھیک اِسی طرح جس غلط یا بُرے وچار کو ہم چھوٹا اور تچھ سمجھ کر من کی زمین میں یہ سوچ کر ایک طرف ڈال دیتے ہیں کہ یہ ہمارا کیا نقصان کریگا، وہ وچار بھی موافق حالات پا کر آہستہ آہستہ بڑھنے اور مضبوط ہونے لگتا ہے اور جب وہ اپنی جڑیں اچھی طرح مضبوط کر لیتا ہے تب ہمیں اُس کی طاقت کا پتہ چلتا ہے، کیونکہ تب اُسے نہ صرف باہر نکال پھینکنا ہی ہمارے قابو سے باہر ہو جاتا ہے، بلکہ اُس کے مُقابل جھکنے اور اُسی کے مطابق فعل کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ جن اشخاص کو کسی نہ کسی طرح کی بُری عادت پڑی ہوتی ہے، اُن سے ذرا پوچھ کر دیکھئے کہ اُن کی یہ حالت کیسے اور کیوں ہوئی؟ فقط اِسی لئے کہ شروع میں اُنہوں نے اُس وچار کو کم اہمیت دی اور تچھ سمجھ کر پھولنے پھلنے کا موقعہ دیا۔ اب وہ چاہتے ہوئے بھی اُس بُری عادت اور لت کو چھوڑ نہیں پاتے، کیونکہ اُس کی جڑیں گہری اور مضبوط ہو چکی ہیں۔ اُن کا جیون اُس وچار کے مُطابق پوری طرح ڈھل چکا ہے۔

اِس لئے ہمیں من کی زمین میں ہر وقت نیک وچاروں کے بیج ہی بونے چاہئیں۔ بُرا وچار اگر کوئی پیدا ہو بھی تو اُسے فوراً باہر نکال پھینکنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ہمارے ذریعہ ہمیشہ نیک افعال ہی ہونگے جس سے ہماری زندگی بھی سُکھی ہو جائے گی اور ہمارے نیک وچاروں اور فعل کے سبب لوگ بھی ہمیشہ ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

..ـ..ـ..ـ..

بھجن

بطرز :- تجھے کیا سناؤں

ٹیک :- تیرے پیار کی شمع پربھو　　جب سے دِل میں جلائی ہے
بن مانگے تو میں نے سدا　　جھولی بھری ہوئی پائی ہے

۱- تیرے پیار میں وہ جادو ہے　　ہو جاتا دِل بے قابو ہے
تیرے ساتھ خوشیاں ہی خوشیاں ہیں　　چھبی تیری دِل میں سمائی ہے

۲- تیرا در ہی میرا ٹھکانہ ہے　　مجھے بِسرا سارا زمانہ ہے
پاکے تیرا ستگورو آسرا　　تقدیر میں نے بنائی ہے

۳- نہیں گیان دھیان میں جانتا　　تمہیں اپنا خدا ہوں مانتا
مجھے اور نہیں کچھ چاہیئے　　جب تیری رحمت پائی ہے

۴- اب پکڑا دامن تمہارا ہے　　مِلا مجھ کو سچا سہارا ہے
اک تو ہی داس کا اپنا ہے　　یہ دُنیا بہت ازمائی ہے

نوٹ: یہ ارشادات مُبارک شری ستگورو دیو داتا دیال جی نے نیا سمت ۲۰۵۴ بکرمی کے مُبارک دِن فرمائے تھے۔

سچّی مانگ

آج نیا سمت ۲۰۵۴ کا نیا دِن ہے۔ اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب نیا سال آتا ہے تو ہر ایک اِنسان کے دِل میں نئی اُمنگ اُٹھتی ہے اور ہر ایک اِنسان اپنے اپنے خیالوں کے مطابق اپنی نئی اُمنگ کو پُورا کرنے کیلئے اُس میں لگ جاتا ہے اور اُس کیلئے پُوری پُوری کوشش کرتا ہے۔

عام دُنیادار جیو کیا چاہتے ہیں؟ یہ کہ ہمارے پاس دُنیا کے نئے ساز و سامان ہوں، نیا مکان ہو، نئی کار ہو، کھانے پینے کے سب سامان میسر ہوں، ہر طرح سے آرام ہو اور ہماری زندگی خوشحال بنے، خوشی اور آنند سے گذرے۔ نئے سال میں ہر اِنسان یہی خواہش کرتا ہے۔

مگر یہ سوچا جائے کہ یہ کامنا کرنے کے بعد اِس سال میں نئی چیزیں مِل جانے کے بعد جو کہ صرف جسم کے سُکھ آرام کیلئے ہیں۔ کیا اُس کو سچی شانتی مِل جاتی ہے۔ سچا سُکھ حاصل ہو جاتا ہے یا اُس کی زِندگی آرام سے بسر ہو جاتی ہے؟ نہیں۔ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ دُنیا کے سامان چاہے پہلے سے کچھ زیادہ ہو جائیں، دوگنے، چوگنے بلکہ بیس گنا ہو جائیں

مگر اُس کو شانتی نہیں ملتی۔ سبب کیا؟ کہ وہ سب فانی سامان ہیں اور انسان وہ سب کچھ فانی جسم کیلئے ہی مانگتا ہے۔ اِن فانی اسباب میں بالکل ہی سُکھ موجود نہیں ہے۔

مہا پُرشوں کی نگاہ سے دیکھا جائے تو جیو کو کیا مانگنا چاہیئے؟ جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے، جسم کے فنا ہو جانے پر بھی رہتی ہے، اُس کو فقط اُس کیلئے سچا سُکھ مانگنا چاہیئے، ایسا سچا سامان مانگنا چاہیئے جو یہاں بھی اُس کو سُکھ دے اور جب پرلوک میں جائے تو مالک کی درگاہ میں اُس کو سرخروئی حاصل ہو۔ وہ کیا چیز ہے؟ ست پُرشوں کی صحبت میں آنے سے ہی اِنسان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ سچی چیز کیا ہے، وہ نئی چیز کیا ہے جو کبھی پُرانی نہیں ہوتی۔ یہ جو دُنیا کی چیزیں ہیں، یہ تو پُرانی ہو جاتی ہیں، فنا ہو جاتی ہیں، یہ تو جھوٹی ہیں، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں، پھر اِن میں سچا سُکھ کیسے ملے؟ کچھ ہاتھ پلے نہیں پڑیگا بلکہ اپنا یہ جنم یونہی گنوا دیگا۔ اِس لیئے مہا پُرش فرماتے ہیں کہ پھر اے اِنسان! اگر تو نے کوئی نئی چیز مانگنی ہے تو پھر سچی چیز مانگ۔ وہ کیا ہے؟ وہ مالک کا نام ہے، مالک کی بھگتی ہے۔ یہ مانگو تب دیکھو تمہاری زندگی کیسے خوشحال ہوتی ہے۔ نئی زندگی کیسے بنتی ہے اور دنیا سال کیسے سُکھ اور آنند سے بسر ہوتا ہے۔ مہا پُرشوں نے فرمایا ہے کہ:-

دوہا

کام دام کی پریت جگ ـــ نِت نِت ہوت پُران
رام پریت نِت ہی نئی ـــ وید پُران پرمان

اگر اِنسان اپنے جسم کو مدِ نظر رکھ کر دِل میں تمنا کرتا ہے، خواہش

اُٹھاتا ہے۔ کس کی؟ دُنیا کی چیزوں کی۔ دُنیا کے دھن دولت کی تو کہتے ہیں
دِنت نِنت ہوت پُران، وہ ہمیشہ ہی پُرانی ہوتی جاتی ہیں اور آخر
میں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ نہیں رہتیں اور اِس لئے ہمیشہ کام
نہیں آتیں۔ اگر اِنسان اُن سے محبت کرتا ہے، پریت کرتا ہے تو
وہ ساتھ دینے والی نہیں ہیں۔ پھر دائمی سُکھ اور سچی شانتی کیسے دے
سکتی ہیں؟ لیکن

رام پریت نِت ہی نہیں وید پُران پرمان

یہ ویدوں، شاستروں اور مہاپُرشوں کے دھرم گرنتھوں کا بچن ہے
اُنھوں نے یہ تجربہ کیا ہے۔ وہ ثبوت دیتے ہیں کہ مالک کے نام سے
جو پریت کریگا۔ اُس سے جو محبت کریگا۔ وہ ہمیشہ نئی ہی ہے۔ اُس
سے ہمیشہ نئی خوشی ملتی ہے، نئی زِندگی مِلتی ہے۔ جو بھی پریمی جن گورمکھ
جن مالک کی بھگتی میں لگے رہتے ہیں، نام کا ابھیاس کرتے ہیں
کیا اُن کو کبھی دُکھ ہوتا ہے یا کبھی دُکھ محسوس ہوتا ہے۔ وہ تو دُنیاوی
سُکھوں دُکھوں سے اوپر اُٹھ جاتے ہیں۔ اگر جسم میں کوئی بیماری
یا تکلیف آتی بھی ہے تو اُن کو محسوس نہیں ہوتا، کیونکہ وہ اِس بات
کو سمجھتے ہیں کہ یہ جسم فانی ہے اور آتما امر ہے۔ امر آتما کو سُکھ دینے
والی چیز، اُس کی اپنی چیز پرماتما کا نام ہے۔ آتما چونکہ پرماتما کی انش
ہے، اِس لئے اُس کو اپنے انشی سے پیار ہے اُس سے محبت ہے
اگر پرماتما کا نام دِل میں بس جائیگا تو آتما کو سچی خوشی ملے گی، وہ ہمیشہ
آنند میں مگن رہے گی اور مالک کے نام کا ابھیاس کرتے کرتے آتما
اپنے انشی پرماتما میں سما جائیگی۔ یہ ہے نئے سال میں نئی مانگ

کرنی۔ مانگ کرنی ہو تو یہی کرنی چاہیئے۔ دوسری چیزوں کی مانگ کرنا تو خود ہی دکھوں کو خرید کرنا ہے۔

بِن نانو ہور جے منگنا سِر دکھاں کے دکھ
دے نام سنتوکھیا اُترے من کی بھکھ (گورو بانی)

نام کے علاوہ بھگتی کے علاوہ انسان اگر کچھ اور مانگتا ہے تو وہ سب دکھوں کا گھر ہے، اگر نام مل جائے تو اُسکو ہر طرح سے سنتوش ملتا ہے، آنند ملتا ہے۔ دُنیا کی خواہش کرنے سے انسان ہر وقت فکروں میں گھرا رہتا ہے۔ اُسکو کوئی سُکھ نہیں ملتا، آنند نہیں ملتا۔ وہ ہمیشہ دُکھی ہی رہتا ہے اور جس مقصد کیلئے اُسے انسانی زندگی ملی تھی وہ مقصد بھی اُس کا حل نہیں ہوتا۔

مگر جو گورمکھ جن ہیں، پریمی جن ہیں، وہ دُنیا کے سامانوں کی چاہ نہیں کرتے، بلکہ مالک کی بھگتی کی، مالک کے نام کی چاہنا کرتے ہیں۔ دُنیا کے پدارتھ تو انہیں اپنے آپ ہی پراپت ہو جاتے ہیں جیسے کہ مہاپُرشوں نے فرمایا ہے کہ:۔

جمی سرتا ساگر مہہ جاہیں یدیپ تاہی کچھ کامنا ناہیں
تمی سُکھ سمپتی بِن ہی بُلائے دھرم شیل پہ جاہیں سبھائے
(شری رامائن، بال کانڈ)

جیسے دریا اپنے آپ دوڑ کر سمندر میں جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کو خواہش نہیں ہے، کیونکہ وہ تو پہلے سے ہی بھرپور ہے، مگر پھر بھی وہ اپنے انشی کی طرف دوڑتے ہیں۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ جو دھرم شیل ہے، جو بھگتی مارگ میں لگا ہوا ہے اُسکے پیچھے دُنیا کے اسباب اپنے آپ ہی آتے ہیں اُسکو دُنیا کے اسباب کے پیچھے بھاگنے اور سنبھالنے کی کوئی ضرورت نہیں

ہوتی۔ اگر اسکا من بھگتی میں لگا ہوا ہے، نام میں اُس کی پریت لگی ہوئی ہے تو جو بھی جسم کی گذران کے بارے میں اُس کی ضرورت ہے، وہ ضرورت قدرتی طور پر اپنے آپ پوری ہوتی رہتی ہے۔

آپ گورمکھ جن جو ست پُرشوں کی صحبت میں آئے ہیں تو آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ کونسی چیز مانگنی چاہیئے۔ اگر انسان نے مالک سے مانگنا ہی ہے تو مالک کی بھگتی مانگے۔ اگر دوسری چیزیں مانگے گا تو اُس سے کوئی لابھ نہیں ہوگا نہ اِس لوک میں سکھی ہوگا، نہ پرلوک میں سُکھ ملیگا۔ اِسلئے گورمکھ جن ہمیشہ نام اور بھگتی کی ہی چاہ کرتے ہیں۔ مہاپُرشوں نے جو نیم بنائے ہیں یہ فقط بھگتی دھن کو اکٹھا کرنے کیلئے ہی ہیں جس سے کہ انسان ہمیشہ سُکھی رہے آنند میں رہے اور اپنی زندگی خوشحال بنا سکے۔ شری آرتی پوجا، سیوا، ست سنگ، سمرن، دھیان۔ یہ سب بھگتی کے سادھن ہیں۔ جیسے جیسے گورمکھ جن اِن میں من لگاتے ہیں، ویسے ویسے ہی اُن کو اپنے اندر سچی خوشی، سچے آنند کا احساس ہوتا ہے اِس لئے گورمکھ جن اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں کہ مالک سے پرماتما سے اگر کوئی چیز مانگنی ہے تو اُس کی بھگتی ہی مانگی جائے۔ اور یہ بھگتی کہاں سے ملتی ہے؟ یہ ست پُرشوں کے دربار سے ملتی ہے۔ اِسلئے گورمکھ جن اِس نقطہ نگاہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور اِن سادھنوں کا پوری طرح پالن کرتے ہوئے مالک کی بھگتی کرکے، نام کی کمائی کر کے اپنا یہ لوک بھی سُکھی بنا لیتے ہیں، پرلوک بھی سُہیلا کر لیتے ہیں اور اپنا انسانی جنم کامیاب بنا لیتے ہیں۔

گورمکھوں کا یہ نیا سال مالک کے پریم، بھگتی، شردھا اور وشواس میں گذرے تاکہ یہ زندگی بھی ہمیشہ کیلئے سُکھ روپ ہو، لوک سُکھی، پرلوک سُہیلا ہو۔

ای شمیم سپھوتو

DECEMBER, 1997 REGD. NO. MP/GUN/7A
R. NO. 38024/80 LICENCE NO. 1

بھگتی پریم پرمارتھ روحانیت ویراگ اور شانتی

کا

سندیش پہنچانے والا

ماہوار رسالہ

آنند سندیش

پڑھیئے اور اپنی آتمک پیاس بجھایئے

۱- یہ ماہوار رسالہ شری آنند پور سے تین بھاشاؤں اردو، ہندی اور سندھی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سپرچل بلس "SPIRITUAL" کے نام سے انگریزی میں بھی ہر مہینے چھپتا ہے۔

۲- آنند سندیش۔ پاٹھکوں کو ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ بیس تاریخ تک رسالہ نہ ملنے پر اپنے ڈاک خانہ سے پتہ کریں۔ اس کے بعد دفتر آنند سندیش کو پرچہ نہ ملنے کی اطلاع دے دیویں۔

۳- آرڈر دیتے وقت جس بھاشا کا پرچہ درکار ہو۔ صاف اور خوش خط الفاظ میں لکھیں۔

۴- خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

۵- پتہ تبدیل کرنے کی اطلاع پندرہ تاریخ تک دفتر کو ضرور بھیج دیں۔ تاکہ بروقت کارروائی کی جاسکے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

پتہ: دفتر آنند سندیش ڈاکخانہ شری آنند پور ضلع گنہ (مدھیہ پردیش)